قبل ایک مراسلے سے ظاہر ہوتا ہے کہ امریکہ نائیجریا کی خوشحال معیشت کو تباہ کرنے کے درپے تھا۔

مرتلا کے قتل کے تین ہفتے بعد امریکی سفیر سے واشنگٹن میں سینیٹ کمیٹی میں سوال کیا گیا کہ کیا نائیجیریا امریکہ کو افریقی پالیسیوں کے بارے میں تیل کے ہتھیار سے متاثر کر سکتا ہے، تو جنوری کے مقابلے میں سفیر صاحب مطمئن تھے: نائیجیریا کے لوگ حقیقت پسند ہیں۔ وہ کوئی ایسا اقدام نہیں کریں گے جو ان کے قومی مفاد میں نہ ہو"۔

۱۹۷۹ میں حکومت سے علیحدہ ہونے کے بعد اوباسنجو نائیجیریا میں مغربی مداخلت کا علمبردار بن گیا۔ وہ ورلڈ بنک، امریکی انسٹی ٹیوٹ آف پیس اور سی آئی اے سے وابستہ دو معروف گروپس کے مفادات کے لیے کام کرنے لگا۔ نائیجیریا میں سابق امریکی سفیر ایسم بھی اس کے شریک کار ہو گئے۔

نائیجیریا میں امریکی مداخلت اور مرتلا محمد کے قتل کی داستان امریکہ کے اپنے مفادات کی خاطر ہر انتہا تک جانے کی داستان ہے۔ اور یہ کہانی صرف ایک ملک کی نہیں ہے۔

(یہ رپورٹ ۶ سال کی عرق ریزی کا نتیجہ ہے۔ اس کے لیے درجنوں خفیہ دستاویزات کا مطالعہ کیا گیا ہے اور امریکہ کی سرکاری ایجنسیوں کے ہزاروں کاغذات کو چھانا گیا ہے)

(ماخوز از Opec, Oil and the CIA, the killing of Murtala Muhammad by Elizebeth Liagin, the monthly Impact International, December 96.)

ماہنامہ آئین لاہور

مدیر: مظفر بیگ

جولائی ۹۷ میں اشاعت خاص

خرم مراد: حیات اور خدمات

خصوصی مجلس ادارت: مسلم سجاد۔ حسن صہیب مراد۔ سلیم منصور خالد

نگارشات اس پتے پر ارسال کی جائیں۔

دفتر آئین: نسیم مارکیٹ، ریلوے روڈ، لاہور

شیخ عبدالفتاح ابو غدہؒ

حافظ محمد ادریس

عالم اسلام کے معروف دینی سکالر' محدث و فقیہہ اور اخوان المسلمون کے مشہور رہنما' شام کے شیخ عبدالفتاح ابو غدہ بھرپور زندگی گزارنے کے بعد ۹ شوال ۱۴۱۷ ہجری مطابق ۱۶ فروری ۱۹۹۷ کو دنیاے فانی سے عالم جاودانی کو کوچ کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

شیخ عبدالفتاح ابو غدہ شام کے شہر حلب میں ۱۹۱۷ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ایک عالم دین اور کپڑے کے تاجر تھے۔ پورا گھرانہ علم و تقویٰ کی اعلیٰ مثال تھا۔ آپ کا شجرۂ نسب سیدنا خالد بن ولیدؓ سے جا ملتا ہے' گویا آپ قریش کے معروف خاندان بنو مخزوم میں سے تھے۔

حصول تعلیم: آپ نے شام میں ابتدائی اور ثانوی تعلیم مکمل کرنے کے بعد جامعہ الازہر (مصر) سے ۱۹۵۰ میں نفسیات اور اصول تدریس میں اختصاص کیا اور درس و تدریس کا پیشہ اختیار کیا۔ آپ ایک عالم ربانی بھی تھے اور ایک نڈر مجاہد بھی۔ شیخ عبدالفتاح ابو غدہ کو شام اور مصر دونوں ملکوں میں اعلیٰ علمی و عملی شخصیات سے کسب فیض کا موقع ملا۔ شیخ راغب طباخ' شیخ نجیب سراج الدین' شیخ احمد الزرقا اور شیخ مصطفیٰ الزرقا شام کے نامور علما ان کے اساتذہ تھے۔ مصر میں آپ کا تعلق جن اساتذہ سے قائم ہوا' ان میں شیخ محمد خضر حسین' شیخ عبدالحلیم محمود' شیخ محمود شلتوت اور شیخ عبدالمجید دراز شامل ہیں۔ مصر میں قیام کے دوران شیخ ابو غدہ مرحوم نے شیخ مصطفیٰ صبری' شیخ محمد زاہد کوثری اور امام حسن البناء شہید سے خصوصی تعلق قائم رکھا اور ان کی علمی و دعوتی سرگرمیوں میں شرکت کی۔

رکن پارلیمنٹ: مصر میں قیام ہی کے دوران اخوان المسلمون میں شامل ہوئے اور وطن واپسی پر اخوان المسلمون شام میں سرگرمی سے کام کیا۔ آپ نے ۱۹۶۲ میں شامی پارلیمنٹ کے انتخاب میں حصہ لیا اور حلب شہر سے بھاری اکثریت سے ممبر منتخب ہوئے۔ پارلیمنٹ میں آپ کا کردار اخوان کے لیے باعث فخر اور خود مجلس قانون ساز کے لیے باعث تقویت تھا۔ آپ نے اس دور میں جو عرب قومیت پرستی کا نقطہ عروج تھا' ہمیشہ ملت اسلامیہ کے مسائل پر کھل کر اظہار خیال کیا اور دنیا بھر کی اسلامی تحریکوں سے خراج تحسین وصول